قرآنِ مجید کو تصریف آیات سے آسان اور واضح کیا گیا ہے

شئے اور ہر بات کی جہتیں (dimensions) ہیں اور انسان کی بصارتوں کی محدودیت ہے کہ وہ اس کے سامنے کے علاوہ اس کے اطراف و جوانب اور پیچھے کو واضح اور مکمل طور پر دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں۔ کسی بھی شئے اور بات کا مکمل طور پر انسان کے حیطہ ادراک میں آنا اس بات کا مرہون منت ہے کہ اُس نے اس شئے اور بات کو تمام جوانب سے دیکھا اور سمجھ لیا ہے۔ اور اس مقصد کو پانے اور انسان کو اس شئے اور بات سے مکمل طور پر آگاہ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اس شئے اور بات کو پھیر پھیر کر دکھایا اور بیان کیا جائے

ٱنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ ٱلْءَايَـٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ۝

''آپ دیکھیں کس طرح آیات کو پھیر پھیر کر ہم بات کے تمام گوشے بیان کرتے ہیں
لیکن اس کے باوجود ان سے یہ (اعراض برتتے ہوئے) منہ پھیر لیتے ہیں'' (حوالہ الانعام۔۴۶)

ٱنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ ٱلْءَايَـٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ۝

''دیکھ! ہم کس طرح پھیر پھیر کر آیتوں کو بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھیں (نتیجے، قانون، اصول پر پہنچیں)'' (حوالہ الانعام۔۶۵)

نُصَرِّفُ کا مادہ ''ص ر ف'' ہے۔ اس کے معنی کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت میں پھیر دینا، لوٹا دینا، رخ پھیر دینا ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ ٱلْءَايَـٰتِ وَلِيَقُولُوا۟ دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُۥ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٥﴾ (الانعام۔۱۰۵)

''اور یوں ہم آیتوں کو پھیر پھیر کر لاتے ہیں تا کہ وہ کہہ اٹھیں ''دَرَسْتَ'' اور تا کہ ہم اسے بیِّن، واضح کر دیں تا کہ لوگوں کو معلوم ہو''

نُصَرِّفُ ٱلْءَايَـٰتِ یعنی تصریف آیات کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے لفظ ''دَرَسْتَ'' ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ گاؤں میں خوشوں سے دانے الگ کرنے کے لئے تیار فصل کو گول دائرے میں کھیتوں میں پھیلا کر اوپر بیلوں کو مسلسل چلایا جاتا تھا۔ اس عمل کو ہمارے دیہات میں گاہنا اور عربوں کے ہاں 'درس' کہتے ہیں۔ اسی طرح جب تک کسی چیز کو پھیر پھیر کر سامنے نہ لایا جائے اس کی تمام جہتیں، نشیب و فراز، رنگ، وسعت، گہرائی، انگ اور زاویے آنکھوں کے سامنے نہیں آتے۔ چکی کے دو پاٹوں کے درمیان دانوں کو رکھ کر جب پاٹ پھیرا جاتا ہے تو دانہ کناروں کی طرف جاتے ہوئے مسلسل باریک اور نکھرتا جاتا ہے۔ دانہ پاٹوں کے درمیان کسی دو مقام پر کبھی ایک جیسا نہیں ہوتا۔ (ملبوسات کی نمائش کرنے والے انہیں پھیر پھیر کر شائقین کی نگاہوں میں عیاں کرنے کا 'فن' استعمال کرتے ہیں)۔ بات کو پھیر پھیر کر بیان کرنے سے اس کے معنی، مفہوم، وسعت، گہرائی، مختلف زاویے، منتہائیں اور مدعا و مقصد نکھر کر قاری کے سامنے آجاتا ہے۔

طیب اور ناقص زمین کے بارے بتایا اور فرمایا

كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ ٱلْأَيَٰتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ۝

''یوں ہم طرح طرح سے پھیر کر آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ شکر گزار رہوں'' (حوالہ الاعراف۔۵۸)

لیکن اکثریت کے رویئے کے متعلق بتایا

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ لِيَذَّكَّرُوا۟ وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝٤١

''اور ہم نے اس قرآن (مجید) میں طرح طرح سے بیان کردیا ہے تاکہ لوگوں کو یاد رکھنے میں آسانی ہو (نصیحت حاصل کریں)

مگر وہ صرف بدکنے اور بے رخی میں آگے بڑھتے ہیں'' (الاسراء۔۴۱)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰٓ أَكْثَرُ ٱلنَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝٨٩

''اور ہم نے اس قرآن (مجید) میں لوگوں کیلئے ہر قسم کی مثالیں مختلف طریقوں سے بیان کردی ہیں

لیکن اس کے باوجود اکثر لوگ بے رخی سے انکار کرتے ہیں'' (الاسراء۔۸۹)۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ أَكْثَرَ شَىْءٍ جَدَلًا ۝٥٤

''اور ہم نے اس قرآن (مجید) میں لوگوں کیلئے ہر قسم کی مثالیں مختلف طریقوں سے بیان کردی ہیں

مگر انسان اکثر باتوں میں جھگڑالو ہے'' (الکہف۔۵۴)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا۟ فَأَبَىٰٓ أَكْثَرُ ٱلنَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝٥٠

''اور ہم نے اس قرآن مجید (کی آیات) کو ان کے درمیان طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ وہ نصیحت لیں

لیکن اس کے باوجود اکثر لوگ بے رخی سے انکار کرتے ہیں'' (الفرقان۔۵۰)

باطل کو انسان کی یادداشتوں پر نقش کرنے کا بہترین انداز زمان و مکان میں اسے کثرت سے دہرانا ہے۔ لیکن سچائی کا مقصود لوگوں کی بھلائی ہے۔ اس لئے انہیں متنبہ کرنے کیلئے بات کو پھیر پھیر کر انہیں بتانا پڑتا ہے

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا

''اور اس طرح ہم نے اسے عربی قرآن (مجید) بنا کر نازل کیا ہے''

وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ ٱلْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝

''اور ہم نے اس میں طرح طرح سے تنبیہ (warnings) کی اور تباہ کن نتائج سے آگاہ کیا ہے

شاید کہ لوگ ڈر جائیں یا وہ ان کیلئے نئے سرے سے نصیحت لائے'' (حوالہ سورۃ طٰہٰ۔۱۱۳)

انسان کی یہ عادت زمانہ قبل میں بھی رہی اور مثالوں اور نصیحت کو ہر انداز سے بیان کئے جانے کے باوجود ان سے بے رخی برتنے اور انحراف کرنے والوں کا انجام ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔ارشاد فرمایا

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ ٱلْقُرَىٰ

''اور ہم ان بستیوں کو بھی ہلاک کر چکے ہیں جو تمہارے ارد گرد ہیں۔

وَصَرَّفْنَا ٱلْأَيَـٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝

اور ہم نے آیتوں کو ان کیلئے بھی پھیر پھیر کر بیان کیا تھا کہ شاید وہ رجوع کریں'' (الاحقاف۔۲۷)